بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین حبیب الہ العالمین ابی القاسم مصطفی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی اہل بیتہ الطیبین الطاہرین المعصومین سیما بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنالہ الفداء ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین

امابعد فقال اللہ الحکیم فی محکم کتابہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین

حمد ہے باری تعالی کی جس نے ہمیں توفیق عنایت فرمائی کہ ہم جو اپنے بزرگ علماء جو قافلہ نور وہدایت کے علمبردار ہیں ان کی زندگی اوران کی سیرت کو سمجھنے اوراسے مشعل راہ قرار دیں۔

سید محمد حسن نقوی مدیر محترم مدرسہ

علمی نشست اور علمی سمینار کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یا کسی موضوع کے متعلق اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں اوراس موضوع پر علمی مضامین پیش کرتے یا پھر کسی علمی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے علمی سمینار منعقد کرتے ہیں۔ مدرسہ الامام المنتظر چند سال سے یہ فیصلہ کیاہے کہ ہر تعلیمی سال کو دو بزرگ شخصیات کے نام سے موسوم کرے تاکہ ان کے مختلف پہلوؤں کو مضامین کی صورت میں بیان کیاجائے جس سے طلاب علوم دینی ان کے کرداراور سیرت کو سمجھ کر اسے مشعل راہ قرار دیں۔

اب الحمدللہ چار شخصیات متعارف ہوچکی ہیں دو شخصیات عالم تشیع سے

۱۔ رئیس الفقہاء والمتکلمین مرحوم شیخ مفیدؒ ۲۔سید مرتضٰی علم الہدی

اور دو شخصیات پاکستان سے

۱۔ مربی العلماء بانی مدارس دینیہ علامہ سید محمد باقر اعلی اللہ مقامہ ۲۔استاذ العلماء حضرت آیت اللہ سید محمد یار نجفیؒ

آپ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حوزہ علمیہ نجف سے اعلی تعلیم حاصل کر کے پاکستان میں علمی انقلاب برپا کیا۔

اس سال دو شخصیات کو متعارف کرنے کے لیے یہ پروگرام رکھا گیاہے۔

۱۔ مؤسس حوزہ علمیہ نجف اشرف حضرت شیخ الطائفہ شیخ محمد بن حسن طوسیؒ

۲۔ زین الاتقیاء علامہ سید گلاب علی نقویؒ

اس موقع پر علماء وفضلاء حضرات نے اپنے قلم سے تحریر یافتہ بہترین مضامین پیش کیے ہیں ان دو بزرگ ہستیوں کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیاہے۔ میں تہہ دل سے ان سب کا شکر گزار ہوں ان کی محنت اور کاوش قابل تحسین ہے اوراس مقام پر تمام علماء اور بزرگان کا شکریہ ادا کرتاہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس محفل میں تشریف فرماہوئے اوراس موقع پر اپنے تمام

معاونین معاون محترم آموزش حجۃ الاسلام علی اصغر سیفی، معاون محرم تربیتی و فرہنگی حجۃ الاسلام امان اللہ جعفری معاون محترم رفاہی حجۃ الاسلام آقای مہدوی دبیر محترم پژوہش و دبیر علمی سمینار جناب آقای دکتر شاہد رئیس (کہ جنہوں نے تمام مضامین کا مطالعہ فرمایا اور سمینار کے لیے منتخب کیا) اور مدرسہ کے باقی مسئولین آقای حسین علی نقوی، آقای غلام رسول فیضی، آقای محمد حسن رضا سیفی، آقای سید محمد خشنودی اور طلاب محترم مدرسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی محنت اور کوشش کے نتیجہ میں یہ علمی پروگرام بہترین انداز میں منعقد ہوا۔

میں اس موقع پر چند نکات کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

پہلا نکتہ: ہمارے بزرگ علماء جو جہان تشیع سے ہوں یا پاکستان سے کردار کے لحاظ سے تین اہم خصوصیات کے مالک ہیں

۱۔ علم سے محبت

۲۔ استاد کا بے حد احترام

۳۔ نام و نمود و شہرت سے نفرت

اور موجودہ دو شخصیات میں یہ تین خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

مرحوم شیخ الطائفہ طوسیؒ کے متعلق ملتا ہے آپ ۲۵ سال کی عمر تہذیب الاحکام لکھی ہے جو کہ آپ کے استاد مرحوم شیخ مفیدؒ کی کتاب المقنعہ کی شرح ہے اور حدیث کی چار کتابوں میں سے ایک ہے۔

اس کے باوجود آپ ساٹھ سال کی عمر تک مرحوم سید مرتضی علم الہدیؒ کے درس میں شریک ہوتے تھے اتنی اس شخصیت میں ریاضت تھی یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علم سے محبت، استاد کا احترام اور نام و نمود اور شہرت سے نفرت تھی اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ ایک صدی تک یعنی سو سال تک فقہاء آپ کے بعد آتے رہے سب کے سب شیخ طوسیؒ کے مقلد نظر آئے۔ اگر انسان اپنے نام و نشان کو مٹانے کی کوشش کرے اور خدا کے لیے کام کرے اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرے خدا اسے اجا گر کرتا ہے آپ کو شیخ الطائفہ کہا گیا ہے یعنی ملت کے استاد

سید مرتضی علم الہدی کے حالات میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے زمانے میں جو وزیر تھا بیمار ہو گیا تو اس نے عالم خواب میں امیر المومنینؑ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تم علم الہدی سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے کہا حضور وہ علم الہدی کون ہے کیونکہ اس وقت سید کا یہ لقب نہیں تھا فرمایا کہ سید مرتضی۔ چنانچہ وزیر نے خط لکھا سید مرتضی کو اور یہ لقب علم الہدی بھی لکھا جب سید نے خط کو پڑھا تو انہوں نے وزیر کو کہا کہ یہ تم نے کیا کہا ہے میں اس کا اہل نہیں ہوں تو وزیر نے جواب دیا حضور میں نے خود نہیں لکھا

ہے بلکہ مجھ سے کہا گیاتب میں نے یہ لقب لکھا ہے پس یہ ہمارے تمام بزرگان کی سیرت رہی ہے کہ وہ اپنے نام ونمود اور شہرت سے دور تھے۔

اور دوسری تھی شخصیت زین الاتقیاء علامہ سید گلاب علی نقویؒ اگرچہ آپ نے صرف پاکستان میں علم دین حاصل کیا اعلی تعلیم کے لیے قم اور نجف کا رخ کیا آپ کے استاد مربی العلماء علامہ سید محمد باقر اعلی اللہ مقامہ نے جس علاقے میں آپ کو بھیجا آپ نے خالصتا للہ لوگوں کو دین کی تبلیغ اور طلاب علوم دین کی تربیت کا سلسلہ شروع کیا اس خلوص کی وجہ سے خداوند متعال نے آپ کا نام روشن رکھا اور آج نہ صرف پاکستان میں بلکہ ایران و عراق میں علماء و بزرگان کی نظر میں قدر کی نگاہ سے پہچانے جاتے ہیں اور پاکستان میں آپ کی خدمات تعلیم وتربیت، تبلیغ دین اور منفرد کردار تقوا وپرہیزگاری کی وجہ سے علماء و بزرگان اور طلاب علوم دینی اور مومنین میں اسوہ زہد و تقوا کے نام سے پہچانے جاتے ہیں آپ کا یہ کردار اس وقت حوزہ ہائے علمیہ کے لیے ضروری ہے کہ طلاب علوم دینی اس کردار کو اپنائیں۔

دوسرا اہم نکتہ: بحمد للہ تعالی سال ۱۴۴۰ ق ہے اس سے سو سال پہلے ۱۳۴۰ ھ ق میں ماہ رجب میں حضرت آیت اللہ العظمی شیخ عبدالکریم حائری یزدی زیارت کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہؑ کے قصد سے قم تشریف لائے اس شہر کے بزرگ علماء اور عمائدین ملت نے آپ سے اصرار کیا کہ آپ قم میں رہائش اختیار کریں حتی روایات کا ذکر کیا کہ جن روایات میں وارد ہوا ہے کہ آخری زمانے میں علم کوفہ سے ختم ہوگا اور قم میں ظاہر ہوگا کیا آپ نہیں چاہتے کہ اس حوزہ علمیہ کے بانی بنیں اور قم میں حوزہ علمیہ کی بنیاد رکھیں۔ آپ نے کئی بار قم کے علماء پر موکول کیا کہ آپ کام کریں میں آپ کا ساتھ دونگا لیکن علماء کے اصرار پر آپ نے فرمایا میں اس امر کو موکول کرتا ہوں استخارہ پر کہ منشاء اور مشیت الٰہی کیا ہے ایک دن صبح کی نماز کے لیے آپ حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہؑ میں تشریف لے گئے نماز، دعا و مناجات کے بعد قرآن مجید اٹھایا اور قم میں رہنے کے لیے ارادہ مشیت الٰہی کو سامنے رکھا تو سورہ یوسف کی آیت نمبر ۹۳ آپ کے سامنے آئی

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

اس آیت مجیدہ نے آپ کے مستقبل کو آپ کے سامنے رکھ دیا

اور آپ کو مصمم کیا کہ اپنے اہل و عیال اور شاگردوں کو اراک سے قم منتقل کریں اور حوزہ علمیہ قم کی از سر نو بنیاد رکھیں اور آپ کے قم میں آنے سے اس حوزہ کی تقدیر بدلی ہر طرف سے طلاب علم دینی قم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کی سرپرستی میں اس حوزہ نے علمی ترقی کی طرف پیشرفت شروع کی جس کی تاریخ ایک طویل وقت کی درپے ہے۔

آج ۱۴۴۰ھ ق میں ہم اس بانی اور بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمی شیخ عبدالکریم حائری یزدی کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ جس پودے کو آپ نے لگایا تھا اور جن شاگردوں کی آپ نے تربیت اور پرورش کی ان میں سے ایک شخصیت امام خمینیؒ نے قدم آگے بڑھایا اور آپ کے دوسرے برجستہ شاگردوں آیت اللہ العظمی گلپایگانی اور آیت اللہ العظمی مرعشی نجفی نے ساتھ دیا۔

اسی حوزہ علمیہ نے قوم وملت کی بیداری میں وہ عظیم کارنامہ انجام دیا جس کی مثال نہیں ملتی در حقیقت اس حوزہ علمیہ کا عظیم کارنامہ اور محصول نظام اسلامی اور حکومت الٰہی کا قائم ہونا ہے۔امام خمینیؒ کی قیادت میں انقلاب اسلامی کا وجود میں لانا اور ولایت فقیہ کے تحت حکومت قائم کرنا۔

تیسرا نکتہ :اس سال انقلاب اسلامی کی چالیسویں سالگرہ ہے جو کہ امام خمینیؒ کے اس عظیم انقلاب نے دنیا کی سپر طاقتوں کو مایوس کر دیا اور دنیا کے مستضعف لوگوں کے دلوں میں امید کی کرنیں روشن کیں۔

اگر انسان کا ایمان خدا پر ہو تو وہ اس ایمان کی دولت سے دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

تیس سال پہلے اسی مدرسہ الامام المنتظر میں انقلاب اسلامی کی دسویں سالگرہ کی مناسبت سے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں محسن ملت علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ نے خطاب فرمایا تھا اور انقلاب اسلامی کی کامیابی کے مراحل بیان کیے

پہلا مرحلہ خود سازی ہے امام رضوان اللہ علیہ خود سازی میں اپنی مثال آپ تھے آپ اکیلے تھے یہ ہمارے لیے عبرت ہے اس نے یہ نہیں سوچا کہ میں اکیلا ہوں قرآن کہتا ہے کہ "کان ابراہیم امۃ واحدۃ" دوسری مثال گھر سازی جس طرح آپ تھے آپ کی اولاد اور گھر والوں نے بھی آپ کا ساتھ دیا۔ تیسرا مرحلہ افراد سازی کا ہے آپ نے اپنے شاگردوں کی تربیت کی جو آپ کا پیغام پہنچانے اور چوتھی منزل معاشرہ سازی آپ نے اپنے شاگردوں کے ذریعہ اپنے پیغامات کے ذریعہ معاشرہ کو بیدار کیا اور پانچواں مرحلہ تھا ملک سازی۔اور قبلہ نے فرمایا کہ اس انقلاب نے کامیابی تک پہنچنے کے لیے یہ تمام مراحل طے کیے ہیں اور آخری جملہ نتیجہ کلام یہ بھی محسن ملت کا جملہ ہے جو افراد خدا کے لیے کام کریں اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کر کے نام نمود اور شہرت سے دوری اختیار کریں خداوند متعال قرآن میں وعدہ دیتا ہے کہ ہم محبت جعل کرتے ہیں لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

پس ہماری دعا ہے خالق کائنات ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے بزرگ علماء کے مشن کو زندہ رکھیں اور اس کی تبلیغ و ترویج کریں اور آخر میں ہماری دعا ہے کہ خالق کائنات امام زمانہ عج کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور دعائے امام زمانہ عج کے ساتھ اس

پروگرام کااختتام کرتے ہیں اور آخر میں غیبت صغری سے لے کر اب تک تمام علماء و بزرگ مراجع جنہوں نے مکتب اہل بیت کی ترویج میں اپنی زندگی صرف کی ہے ایک سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت فرمائیں

والسلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمین۔